بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ — ربوہ — فون نمبر ۲۹ — روز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ شمارہ | ۱۷ رمضان ۱۳۹۹ھ / ۱۱ ظہور ۱۳۵۸ہش / ۱۱ اگست ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت نسبتاً بہتر رہی ۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۶ رمضان مطابق ۱۰ ظہور (اگست) آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی ۔ نماز سے قبل خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے آیت قرآنی

رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝

(آل عمران ۱۹۵)

کی تفسیر بیان فرمائی اور دیگر آیاتِ قرآنی کے حوالے سے خدا تعالیٰ کے اُن انعامات کا ذکر کیا جو کہ اس نے اپنے رسولوں کی زبان سے اپنے بندوں کو دینے کا وعدہ فرمایا ہے ۔ حضور نے نہایت بصیرت افروز پیرائے میں انعامات کو حاصل کرنے کی شرائط کا بھی ذکر کیا اور اُن فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو کہ اس ضمن میں خدا کے بندوں پر عائد ہوتی ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ اس آیت قرآنی میں ان شرائط کو پورا کرنے کی دعا سکھائی گئی ہے جن سے انعاماتِ خداوندی مشروط ہیں ۔ آپ نے متعدد دیگر آیاتِ قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ خدا کے انعامات حاصل کرنے کے لئے شرائط کے طور پر خدا تعالیٰ کی ذات پر پختہ ایمان لانا ، توحید خالص کے عقیدے پر پوری سختی سے قائم رہنا ، ایمانی حالت میں زندگی گزارنا ، موقع محل کے مطابق اعمال بجا لانا ، خدا تعالیٰ کی خاطر ہر چیز کو قربان کر دینا ، فنا کی حالت طاری کر کے ایک نئی زندگی پانا ، ایمان باللہ کے تحت جن چیزوں کے ماننے کا حکم دیا گیا ہے ان کو ماننا ، نبی کریم

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ ہو)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

تکبّر دراصل یہ ہے کہ انسان لوگوں سے بُری طرح پیش آئے

جب تک انسان علم ، دولت ، وجاہت ، ذات ، خاندان ، نسب کے تکبّر سے پاک نہ ہو برگزیدہ نہیں ہو سکتا

ارشادِ باری تعالیٰ

یَوْمَ یَبْعَثُہُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَہٗ کَمَا یَحْلِفُوْنَ لَکُمْ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ عَلٰی شَیْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّہُمْ ہُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۝ (مجادلہ : ۱۹)

ترجمہ :- جس دن اللہ ان سب کو جمع کر کے اُٹھائے گا تو اُس کے سامنے بھی اُسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور خیال کریں گے کہ وہ بڑے پختہ اور معقول اصول پر ہیں ۔ سُنو ! یہ لوگ (باوجود اپنی قسموں کے) جھوٹے ہیں ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ ، اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَ نَعْلُہٗ حَسَنَۃً ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَ غَمْطُ النَّاسِ ۔ (مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانہٗ)

ترجمہ :- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبّر ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں نہیں داخل ہونے دیگا ۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ! انسان چاہتا ہے کہ اُس کا کپڑا اچھا ہو ، جوتی اچھی ہو ، وہ خوبصورت لگے ۔ آپؐ نے فرمایا یہ تکبّر نہیں ۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے ۔ تکبّر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے ، لوگوں کو ذلیل سمجھے اور اُن سے بُری طرح پیش آئے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"میرے نزدیک متکبّر سے زیادہ کوئی بُت پرست اور خبیث نہیں ۔ متکبّر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے ۔"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵)

"یاد رکھو تکبّر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے ۔ جب تک انسان اس سے دُور نہ ہو یہ قبولِ حق اور فیضانِ اُلوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے ۔ کسی طرح سے بھی تکبّر نہیں کرنا چاہیئے نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر انہیں باتوں سے یہ تکبّر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو صاف نہ کرے گا اُس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا ۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۶)

شوخی و کبر دیوِ لعیں کا شعار ہے ⁂ آدم کی نسل وہ ہے جو وہ خاکسار ہے
اے کرمِ خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو ⁂ زیبا ہے کبر حضرتِ ربِّ غیور کو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں ⁂ شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے ⁂ ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے ⁂ عفت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

پبلشر :- مسعود احمد ، پرنٹر :- سید عبدالحی ، مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت شرقی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۱۷ رمضان ۱۳۹۹ھ
۱۱ ظہور ۱۳۵۸ ہش
۱۱ اگست ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفسانی خواہشات کی پیروی کرنیوالوں کا منفی عمل و کردار

اِس امر کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد جگہ بڑے ہی افسوس کے ساتھ ذکر فرمایا ہے کہ اُس کا کوئی ایک رسول یا مامور بھی ایسا نہیں آیا جس کا لوگوں نے انکار نہ کیا ہو، اُس کی مخالفت پر وہ کمربستہ نہ ہوئے ہوں اور اس کے ساتھ انہوں نے تمسخر و استہزاء کا سلوک روا نہ رکھا ہو۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہر رسول کے ساتھ اُس کی قوم کے افراد سراسر ظلم پر مبنی ایسا ناروا سلوک کیوں روا رکھتے ہیں؟ وہ کیوں اسے اذیّتیں دیتے اور کیوں اس کا تمسخر اڑاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اِس سوال کا بھی قرآنِ مجید میں جواب دیا ہے۔ اُس نے اِس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ جب بھی اس کا کوئی مامور دُنیا میں آتا ہے تو اُس زمانہ کے لوگ حق و صداقت کی راہ کو ترک کر کے اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کر رہے ہوتے ہیں اور ان کا نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا ہی انکی گمراہی کا اصل سبب ہوتا ہے۔ مامور من اللہ انہیں نفسانی خواہشات کی پیروی سے باز آنے کی تلقین کر کے انہیں خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ وہ آتا ہی اِس لئے ہے کہ انہیں راہِ ہدایت پر چلائے۔ ان کے لئے نفسانی خواہشات کو ترک کرنا از حد دوبھر ہوتا ہے اِس لئے وہ مامور من اللہ کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اُس کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرنے اور اُس کا تمسخر اُڑانے پر اُتر آتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے اِس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ کفارِ مکّہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ہنسی ٹھٹھا کیا فرماتا ہے :-

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝
(الفرقان آیت ۴۲)

ترجمہ :- اور جب وہ تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے صرف ایک ہنسی ٹھٹھے کی چیز سمجھتے ہیں (اور وہ کہتے ہیں) کیا اللہ نے اِس شخص کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اور پھر ان کے تمسخر و استہزاء اور تحقیر پر مبنی اِس انتہائی ناروا طرزِ عمل کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ۙ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝
(الفرقان آیات ۴۴، ۴۵)

ترجمہ :- (اے رسول!) کیا تُو نے اُس شخص کا حال بھی معلوم کر لیا ہے جس نے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا کیا تُو اُس شخص پر نگران ہے (کہ تُو اسے جبراً گمراہی سے روکے) کیا تُو سمجھتا ہے کہ ان میں سے اکثر سُنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو فقط جانوروں کی طرح ہیں بلکہ رویہ کے لحاظ سے ان سے بھی بدتر۔

نفسانی خواہشات کی پیروی کے دُو نتیجے ظاہر ہوتے ہیں اوّل یہ کہ ایسے لوگوں کا آخرت پر ایمان باقی نہیں رہتا دوسرے یہ کہ ایسے لوگ دُنیوی زندگی کی زینتوں میں ہی اُلجھ کر رہ جاتے ہیں۔ ایسے لوگ جو ایمان بالآخرت سے عاری ہوں اور دُنیا ہی جن کا اوڑھنا بچھونا ہو وہ بھلا مامور من اللہ پر کیسے ایمان لا سکتے ہیں۔ خود ایمان لانا تو درکنار وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کوئی شخص بھی اُس پر ایمان نہ لائے اِسی لئے وہ اُس کی مخالفت کرتے اور اُس کا تمسخر اُڑاتے ہیں۔ چنانچہ جہاں تک نفسانی خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں ایمان بالآخرت سے محرومی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝
(صٓ آیت ۲۷)

ترجمہ :- اپنی خواہش کی پیروی مت کر۔ وہ تجھے اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی۔ وہ لوگ جو کہ (نفسانی خواہشات کی پیروی کی وجہ سے) اللہ کے راستہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کو سخت عذاب ملتا ہے کیونکہ وہ حساب کے دن کو بھلا بیٹھتے ہیں۔

نیز اِسی ضمن میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے :-

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝
(طٰہٰ آیت ۱۷)

ترجمہ :- پس جو شخص قیامت پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلتا ہے تجھے قیامت پر ایمان لانے سے روک نہ دے جس کے نتیجہ میں تُو ہلاک ہو جائے۔

اِسی طرح اللہ تعالیٰ اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اپنی خواہشات کے پیچھے چلنے والے آخرت کے مُنکر ہو کر دُنیا ہی کے ہو رہتے ہیں اور اُسی کی زینتوں میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں فرماتا ہے :-

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝
(الجاثیہ آیت ۲۵)

ترجمہ :- اور وہ (یعنی اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے چلنے والے) کہتے ہیں کہ یہی ورلی زندگی ہمارے لئے مقدّر ہے۔ اِسی زندگی کو گزارتے ہوئے ہم مریں گے اور اِسی کا لُطف اُٹھاتے ہوئے ہم زندہ رہیں گے اور زمانہ ہی ہمیں (اپنے اثر سے) ہلاک کرتا ہے۔ لیکن ان کو اِس بات کا کوئی حقیقی علم نہیں۔ وہ صرف ڈھکوسلے مار رہے ہیں۔

ان جملہ آیات سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ جو لوگ مامور من اللہ کی مخالفت کرتے اور اس کے ساتھ استہزاء کا سلوک روا رکھتے ہیں ان کی غالب اکثریت ان لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے جو اپنی خواہشات کے پیچھے چلنے، آخرت کا انکار کرنے اور دُنیا کی زینتوں پر مر مٹنے والے ہوتے ہیں اور وہ اپنے ان سراسر منفی اوصاف کی وجہ سے صاف شناخت کئے جاتے ہیں اِسی لئے وہ مامورین الٰہی کی مخالفت کرتے اور ان کے ساتھ تحقیر و استہزاء کا سلوک روا رکھتے ہیں۔ کسی بھی مامور من اللہ کے مخالفین کے عمل و کردار کا جائزہ لیا جائے تو یہ قرآنی حقیقت صد فیصد درست ثابت ہو گی کہ بلا استثناء وہ سب کے سب اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے، آخرت کے مُنکر یا اُس کی جوابدہی سے یکسر غافل اور دُنیا اور اس کی زینتوں پر جان دینے والے ہیں۔ ان کی یہ مخصوص حالت مامور من اللہ کے آنے کی ضرورت کو خود آشکار کر رہی ہو گی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جن مامورینِ الٰہی اور ان کے مخالفین کا ذکر کیا ہے اُس کے حرف حرف سے اِس کی تصدیق ہوتی ہے۔

درخواستِ دعا

۱۔ عزیزم میجر سیّد انصر احمد ابن کیپٹن سیّد محمد اکمل صاحب مرحوم ۳۰ جولائی ۱۹۷۹ء کو لاہور میں جہاز گرنے سے شدید زخمی ہوئے ہیں۔ سی۔ ایم۔ ایچ میں زیرِ علاج ہیں نہایت نیک اور مخلص نوجوان ہیں۔ احبابِ جماعت سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا عبدالسمیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ رمضان کے بابرکت ایام میں ہماری پریشانیاں اور مشکلات دُور ہونے اور تائیدِ غیبی حاصل ہونے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (نرگس، زاہدہ اور شاہدہ از لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کا معراج کلام الٰہی کا نزول ہے

مکرم سلطان محمود صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کراچی

رمضان المبارک اپنی لاتعداد برکات اور عظیم مقاصد کے باعث اسلام میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی اہمیت کا یوں ذکر فرمایا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

(البقرہ آیت ۱۸۶)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا) گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔

اس آیت قرآنیہ کا ایک مفہوم تو یہ بنتا ہے کہ رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں یہ عظیم تاریخی واقعہ رونما ہوا کہ ساری دنیا کی ہدایت کے لئے قرآن کریم جیسی معجز نما کتاب کا نزول شروع ہوا۔

دوسرا مفہوم اس آیت قرآنیہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رمضان وہ بابرکت مہینہ ہے کہ جس کے بارہ میں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب میں خصوصی ہدایات اور تفصیلی احکام بیان ہوئے ہیں۔ اگر رمضان معمولی نوعیت کا مہینہ ہوتا تو قرآن جیسی عظیم الشان کتاب کو اس پر لب کشائی کی ضرورت ہی نہ تھی۔ پس قرآن کریم میں رمضان کا تذکرہ اس کی عظمت شان پر دال ہے۔

تیسرا مفہوم اس آیت قرآنیہ سے یہ مستنبط ہوتا ہے۔ کہ رمضان کے مبارک ایام اس قدر عظیم الشان ہیں کہ جب ایک طرف ان ایام میں ایک مومن بندہ اپنے خالق سے تعلق اور قربت کی خواہش سے بے قرار ہو جاتا ہے اور حقیقی رمض یعنی تپش محبت اس میں جوش مارتی ہے اور دوسری طرف عاجز بندے کے قلبی سوز اور روح کی تڑپ کو دیکھ کر رحمت ایزدی میں بھی ایک رمض کی کیفیت پیدا ہو کر پھر دونوں رمضوں کے اجتماع سے ایک رمضان تشکیل پاتا ہے اور یہ

دونوں طرف آگ برابر لگی ہوئی

والی حالت ایک حقیقت بن جاتی۔ تب خالق و مخلوق کے بین ہمکلامی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور کلام الٰہی کا نزول شروع ہو جایا کرتا ہے۔ اور یہی وہ اعلیٰ اور ارفع منزل ہے جسے رمضان کے مبارک ایام انسان کی پہنچ اور دسترس کے قریب کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں ایک مصرعہ اس کیفیت کو واضح کر دیتا ہے کہ

شدت گرما کا ہے محتاج باران بہار

یعنی جس طرح موسمی گرمی میں شدت پیدا ہو کر باران بہار کی صورت میں اس کا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک حقیقی مومن کی روح کی گرمی اور قرب الٰہی کے لئے اس کی تڑپ اور باطنی سوزش و جلن بھی روحانی ابر رحمت کو کھینچ لاتی ہے جس کا ظہور مکالمہ و مخاطبہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ کیونکہ قرب اور ملاقات کا اصل مزہ تو اس شیریں اور روح پرور کلام میں ہی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کے مطابق اپنے بندہ کو شرف ہمکلامی اور مکالمہ و مخاطبہ سے نوازتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الٰہی منشاء کے ماتحت متواتر چھ ماہ کے روزے رکھے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاتعداد انوار سماویہ اور برکات روحانیہ سے آپ کو نوازا گیا۔ تمام اولیائے امت اور صوفیائے ملت کا تجربہ بھی اس پر شاہد ہے۔ اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب بھی روزہ رکھنے کی تلقین و تعلیم سے پُر ہیں۔ بالفاظ دیگر روزے کا معراج کلام الٰہی کا نزول ہے۔ جس پر عمومی تجربہ شاہد ہے۔

پس قرآن کریم میں سورۃ بقرہ کی آیت ۱۸۶ کے ذریعہ ہماری توجہ اسی طرف مبذول کرائی گئی ہے کہ روزے کی حقیقت کو انسان تبھی پا سکتا ہے جبکہ کشش الٰہی سے اس کے لئے قبولیت اور اجابت کے در کھلیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہستی اپنی تمام تر رحمت کے ساتھ اس پہ آشکارا ہو اور بندۂ مومن کا دل تجلیات الٰہی کا مورد بن جائے

یہاں ایک شبہ کا ازالہ بھی خود بخود ہو جاتا ہے کہ امت محمدیہ میں وحی اور الہام کا دروازہ نعوذ باللہ بند ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر سال رمضان کے ایام میں اپنے مومن بندوں کو یاددہانی کرواتا ہے کہ رمضان تمہیں اس مقام پر پہنچا سکتا ہے۔ جہاں پہنچ کر انوار روحانیہ اور نشانات سماویہ کا تم مورد بن سکتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا اعزاز تم پا سکتے ہو۔ اور اگر یقین نہ آئے تو آج سے چودہ سو سال پیشتر وادیٔ غیر ذی زرع مکہ کی ایک تنگ و تاریک غار (حراء) میں ہونے والے واقعہ کو یاد کرو جبکہ قلب محمدی کی تڑپ اور روح محمدی کی باطنی تپش نے رمضان کا سماں پیدا کر دیا۔ تو قرآن کریم کی صورت میں اس ابر رحمت کا نزول شروع ہو گیا جو قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے آب حیات اور روحوں کے لئے تابندگی و تازگی کا کام دیتا رہے گا۔ رمضان کا مبارک مہینہ ہمیں اسی آب حیات کے منبع اور مرکز تک پہنچنے کی یاد دلاتا ہے۔ جہاں ہر شخص اپنے اپنے روحانی ظرف کے مطابق اس آب حیات سے فیض یاب ہوتا ہے۔

ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک بلکہ قیامت تک جس وجود میں سب سے زیادہ اور سب سے بڑھ کر محبت الٰہی کی شمع فروزاں ہوئی وہ وہی وجود تھا۔ جو ایک طرف وجہ تخلیق کائنات قرار پایا اور دوسری طرف وہی اس اعلیٰ مرتبہ اور کمال شرف کا حامل بنا کہ سب سے بڑھ کر مصفّٰی۔ مقدس۔ روشن۔ جامع اور مکمل کلام الٰہی کا مورد و مہبط ٹھہرا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا اور نہ قیامت تک ایسا ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے ہمکلامی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ ہونے کا کوئی ادعا کر سکے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایک کامل انسان اور سید الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ دنیا کی ہدایت کے لئے آیا۔ اور دنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی۔"

(براہین احمدیہ)

پھر اپنی نسبت فرماتے ہیں ؎

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا سمندر کمال وسعت اور کمال تاثیر میں اس قدر عظیم ہے کہ اس کے ایک قطرہ نے ایک امتی کو مہدی آخرالزمان کے جلیل القدر منصب پر پہنچا دیا۔ اور تیرہ صدیوں کا طویل زمانہ اس قطرے کی تاثیر کو ماند نہ کر سکا۔ اور وہی قطرۂ اب چشمۂ رواں کی شکل میں جاری ہے۔

پس رمضان ایک حقیقی مومن کو دراصل اس مقام کی دعوت دیتا ہے۔ جہاں پہنچ کر اس کی جستجو اور بے قراری کے جواب میں اسے آواز آ جاتی ہے اِنِّیْ قَرِیْبٌ کہ اے میرے متلاشی بندے! میں تیرا مطلوب خدا تجھ سے بہت قریب آ چکا ہوں اتنا قریب کہ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ میں تیری پکار کا جواب دے رہا ہوں۔ اس مقام قریب پر پہنچ کر قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کی نسبت رسمی اور تصوری علم سے بڑھ کر ایک مومن کو مشاہداتی اور تجرباتی علم حاصل ہوتا اور ایک نیا ایمان اسے نصیب ہوتا ہے۔ کیونکہ کلام الٰہی کی حقانیت اس کی حلاوت اور روح پرور کیفیت کا وہ خود ایک حقیقی گواہ بن جاتا ہے۔ اس کے سامنے دلائل کے انبار لگا کر اگرچہ یقین دلانے کی کوشش کی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ صرف ماضی میں ہی کلام کرتا تھا۔ اور اب اس نے خاموشی اور سکوت کو اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ تو یہ انبار دلائل کا اس کے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کے سامنے ہیچ ہو کر رہ جائے گا۔ یہی منشاء اور غرض ہے رمضان المبارک کی کہ قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے کا دعوےٰ محض روایات اور قصوں کا محتاج بن کر نہ رہ جائے۔ بلکہ ہر زمانہ اور ہر دور میں ایسے ہزاروں ہزار انسان دنیا میں موجود رہیں جو کلام اللہ کے نزول کی کیفیات کا روایات اور قصوں کی بجائے

تازہ بتازہ ذاتی تجرباتی ثبوت پیش کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اور جو اپنے تجربہ کی روشنی میں قرآن کریم کا کلام اللہ ہونا ثابت کر سکیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "چشمۂ مسیحی" تحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی امت خالی اور تہی دست ہے صرف قصّے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوتے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین امت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اس وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہ اور کتاب اللہ کے بارے میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز میں مشرف ہوتا ہوں۔"

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ محض اپنے فضل سے رمضان المبارک کے تمام تقاضے پورے کرنے کی ہمیں توفیق بخشے۔ اور رمضان کی تمام برکات و فیوض سے ہم سب کو متمتع فرمائے۔ آمین

حل شدہ پرچے

تمام قائدین اور قائدین اضلاع سے گزارش ہے کہ وہ اپنی مجالس اور قائدین اضلاع اپنے ضلع کا جائزہ لیں۔ اور جہاں امتحانات ہو چکے ہیں وہاں سے پرچے مرکز میں بھجوائیں۔ شکریہ۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ

السؤال نصف العلم (الحدیث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلچسپ سوالات اور ان کے جواب

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

سوال ۱۔ ان ازواج النبیؐ کے نام بتائیں جو حافظ قرآن بھی تھیں۔

جواب۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت حفصہؓ۔ حضرت ام سلمہؓ۔ (کتاب القراءۃ ابو عبیدہ، ابوداؤد)

سوال ۲۔ حضرت نوحؑ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تحقیق کے مطابق عبد الغفار (اتقان نوع ۶۹)

سوال ۳۔ سید احمد صاحب بریلویؒ مجدد تیرھویں صدی کی مہر کے الفاظ کیا تھے؟

جواب۔ "اسمہ احمد" (سوانح احمدی از مولانا جعفر تھانیسری صفحہ ۱۱۷، طبع دوم)

سوال ۴۔ اس مسلم ریاست کا نام کیا ہے جس نے تخت دہلی پر انگریزوں کے قابض ہونے کی خوشی میں ۱۸۵۷ء میں چراغاں کیا تھا؟

جواب۔ ریاست بہاولپور۔ (بہاولپور کی سیاسی تاریخ ص۲۹ از مسعود حسن شہاب ناشر مکتبہ الہام بہاولپور)

سوال ۵۔ کتاب "شہادت القرآن" حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کن صاحب کے جواب میں لکھی؟

جواب۔ یہ کتاب خاکسار تحریک کے نامور لیڈر علامہ عنایت اللہ خان المشرقی کے والد ماجد جناب میاں عطا محمد صاحب امرتسر کے جواب میں تصنیف کی گئی۔

سوال ۶۔ تفاسیر میں حضرت داؤد علیہ السلام کے پہریداروں کی کتنی تعداد لکھی ہے؟

جواب۔ تینتیس ہزار۔ (تنویر المقیاس ص۲۸۳)

سوال ۷۔ حضرت سلطان ابو الفتح ٹیپو کی سلطانی اشرفی کا نام کیا تھا اور اس پر کونسا ہجری سن نقش تھا؟

جواب۔ نام "احمدی" تھا اور اس پر ۱۱۹۷ھ درج تھا (تاریخ سلطنت خداداد میسور ص۴۷۵ از محمود خان صاحب بنگلوری)

سوال ۸۔ اسلام میں سب سے پہلے مکتب کون سے تھے؟

جواب۔ صحابی رسولؐ حضرت قیس بن سعد (سیرت النبی جلد ۲ ص۹۹ از علامہ شبلی مرحوم)

سوال ۹۔ عہد نبوی کا اولین تبلیغی مرکز کونسا ہے؟

جواب۔ دار ارقم جو حضرت ارقم بن ابی ارقم کا مکان تھا۔ اور تاریخ اسلام میں دار الاسلام کے نام سے مشہور ہے۔ (سیرت خاتم النبیین جلد ۱ ص۱۲۹ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

سوال ۱۰۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جمعہ کہاں اور کب پڑھایا۔

جواب۔ ۱۴ اکتوبر ۶۲۲ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳ سنہ نبوی کو قبا اور مدینہ کے درمیان محلہ بنی سالم میں۔

سوال ۱۱۔ جدید تحقیق کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات کیا ہے؟

جواب۔ یکم ربیع ۱۱ھ بروز پیر مطابق ۲۶ مئی ۶۳۲ء (اخبار جنگ یکم ستمبر ۱۹۵۸ء)

سوال ۱۲۔ ماہ رمضان میں پیش آنے والے بعض تاریخی واقعات بتائیے۔

جواب۔ اوّل۔ وفات مسیح علیہ السلام (۲۷ رمضان۔ طبقات ابن سعد جلد ۳ ص۲۱)۔ دوم۔ نزول قرآن کا آغاز (۲۱ رمضان) سوم۔ جنگ بدر۔ چہارم۔ نشان کسوف و خسوف (۱۳۔۲۸ رمضان ۱۳۱۱ھ)

سوال ۱۳۔ یہ قول کن بزرگوں کا ہے کہ میرا چہرہ دیکھنے والا ہر شخص بخشا ہوا ہے۔

جواب۔ یہ ارشاد حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا اور حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج رحمہما اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (اردو ترجمہ اسرار الاولیاء از حضرت خواجہ فرید الدینؒ ص۱۵، ۱۶)

دشمن کو بھی دُعا سے محروم نہ رکھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ نفسانی رنگ میں تیرا کوئی بھی دشمن نہ ہو۔ اور تیری ہمدردی ہر ایک کے لئے عام ہو۔ مگر جو تیرے خدا کا دشمن، تیرے رسول کا دشمن اور کتاب اللہ کا دشمن ہے وہی تیرا دشمن ہو گا سو تو ایسوں کو بھی دعوت اور دعا سے محروم نہ رکھ اور چاہیئے کہ تو ان کے اعمال سے دشمنی رکھے نہ کہ انکی ذات سے۔ اور کوشش کرے کہ وہ درست ہو جائیں۔" (کشتی نوح)

ولادت

۲۸ جولائی کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت احمد داؤد وسیم تجویز فرمایا ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک اسم بامسمیٰ اور خادم دین بنائے۔ نیز اسے صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

احمد عبد اللہ خان راجوری کارکن خلافت لائبریری ربوہ

قائدین کرام!

فارم انتخاب مجالس کو ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اولین فرصت میں انتخاب کروا کے مرکز کو بھجوائیں۔ والسلام معتمد مرکزیہ

یہاں عملی زندگی کی مشقتیں برداشت کرنے کی مشق کرائی جاتی ہے

جامعہ احمدیہ ربوہ: (تحریر: یوسف سہیل شوق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

ٹی وی دیکھئے۔ مگر احتیاط سے

جامعہ احمدیہ کے ناصر ہوسٹل میں طلباء کے لئے ٹی۔ وی موجود ہے مگر اس کو سپرنٹنڈنٹ کی نگرانی میں استعمال کیا جاتا ہے اور طلباء کو فضول، لایعنی اور اخلاق خراب کرنے والے پروگرام دیکھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ عموماً طلباء کو معلومات کے پروگرام، کرکٹ، ہاکی، فٹ بال کی کھیلوں کے میچ، باکسنگ، کشتی وغیرہ کے مقابلے، سربراہ مملکت کی تقاریر اور اینیمل ورلڈ، نیلام گھر قسم کے پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ دیگر پروگراموں کے اوقات میں ٹی۔ وی بند رکھا جاتا ہے۔ "اور خبریں؟" ہمارے اس استفسار پر مکرم تنویر صاحب نے بتایا کہ ٹی۔ وی کی خبریں عشاء کی نماز کے وقت نشر کی جاتی ہیں اور ہم ایسے تمام پروگرام جو نماز کے اوقات کے دوران آتے ہیں، نہیں دیکھتے۔

کھیل کھیلنا ضروری نہیں لازمی ہے

جامعہ کے تمام طلباء کے لئے آؤٹ ڈور گیموں میں حصہ لینا لازمی ہے۔ ان کھیلوں میں فٹ بال، والی بال، ٹینس، بیڈمنٹن، رنگ وغیرہ شامل ہیں۔ ان کھیلوں کے دوران اِن ڈور گیمز یعنی ٹیبل ٹینس اور کیرم بورڈ بند رکھی جاتی ہیں۔ القاعۃ العامۃ (کامن روم) کی نگرانی مکرم مرزا محمد دین صاحب ناز کے سپرد ہے۔ ہر سال سالانہ گیمز کروائی جاتی ہیں جن میں اتھلیٹکس بھی شامل ہوتی ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں صرف روایتی کھیلیں ہی نہیں کھیلی جاتیں بلکہ طلباء کو محنت و مشقت کی عادت ڈالنے کے لئے پانچ نہایت دلچسپ اور اہم مشقیں کروائی جاتی ہیں یہ پانچوں آئیٹم جامعہ کے قیام کے دوران ایک مرتبہ کرنے ضروری ہوتے ہیں۔

۱۔ ۲۵ میل کی دوڑ۔ اس میں حصہ لینا تمام طلباء کے لئے لازمی ہے۔

۲۔ ۱۲۵ میل کا پیدل سفر

یہ درجہ ثانیہ میں کروایا جاتا ہے طلباء کا روٹ ربوہ سے سرگودھا خوشاب اور واپس سرگودھا ربوہ ہوتا ہے۔ اس دلچسپ وعجیب سفر کی شرائط بھی اتنی ہی دلچسپ ہیں۔ چند شرائط ملاحظہ ہوں۔ کسی بھی قسم کی سواری کا استعمال معمولی سے معمولی فاصلے کے لئے بھی کرنے کی اجازت نہیں ہر طالب علم جیب میں احتیاطاً صرف دس روپے ساتھ لے جا سکتا ہے، ان میں سے پانچ روپے خرچ کرنے کی اجازت ہے۔ کھانے پینے کا سامان ساتھ ہوتا ہے جسے خود ہی اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کی اجازت ہے کہ سفر کے دوران محنت مزدوری کر کے کوئی آمد پیدا کر لی جائے۔ راستے میں کسی کی مدد لینے کی اجازت نہیں۔ کوئی شخص کھانے پینے کی چیز پیش کرے تو وہ اسے قبول نہیں کر سکتے۔ طلباء کو ایک دوسرے کی مدد کرنے کی بھی اجازت نہیں سوائے کسی ہنگامی صورت حال کے۔ اس امر کو ترجیح دی جاتی ہے کہ طالب علم اکیلا سفر کرے تاہم زیادہ سے زیادہ تین طلباء ایک گروپ بنا سکتے ہیں۔ یہ سفر نہایت دلچسپ اور معلومات افزا ہوتا ہے۔

ایک غیر ملکی طالب علم احمد داؤد نے جو کہ تنزانیہ سے مبلغ اسلام بننے کے لئے آئے ہیں اس سفر کے متعلق اپنے تاثرات بتاتے ہوئے کہا کہ میں اس سفر کے بعد اپنے آپ میں ایک نئی زندگی محسوس کرتا ہوں۔ اب مجھ میں اتنی خود اعتمادی پیدا ہو گئی ہے کہ میں کہیں بھی اکیلا پیدل سفر پر جا سکتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ راستے میں بہت سے لوگ ہمیں غیر ملکی سمجھ کر لفٹ کی پیشکش کرتے مگر جب ہم ان کو بتاتے کہ ہم جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں اور یہ سفر ہماری تربیت کا حصہ ہے تو وہ حیران ہو جاتے۔ اس طرح ہمیں تبلیغ کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ احمد داؤد کا کہنا ہے کہ یہ سفر ہر سال بلکہ ہر ماہ ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے اس کی لمبائی قدرے کم کی جا سکتی ہے۔

جامعہ احمدیہ کی تربیت کا ایک اور دلچسپ آئیٹم روک دوڑ ہے مگر یہ عام "ہرڈل" ریس سے بہت مختلف ہوتی ہے اور اس میں قریباً پانچ سو گز کے اندر تیس پینتیس دلچسپ روکیں بنائی جاتی ہیں۔ ان سب جسمانی مقابلوں کے انچارج مکرم عبدالرزاق صاحب پی۔ ٹی۔ آئی جامعہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان روکوں کی نوعیت یوں ہوتی ہے۔ مثلاً کرسی کے نیچے سے نکلنا قلابازیاں کھاتے ہوئے ایک فاصلہ طے کرنا، پول پر چڑھنا، سرنگ میں سے گزرنا حوض کے اوپر بندھے ہوئے رسے پر سے گزرنا، درخت پر چڑھ کر ٹائر میں سے گزر کر آنا۔ چار انچ چوڑے پل پر سے گزرنا۔ ایک بوری جس میں رنگ ڈلا ہو اس میں سے ایک طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف سے نکل جانا وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ اس دوڑ کے آغاز میں طالب علم کو ایک پیغام بھی دیا جاتا ہے جو کہ اسے دوڑ کے اختتام پر سنانا ہوتا ہے تاکہ طالب علم ذہنی طور پر بھی مستعد رہے۔ یہ دوڑ درجہ خامسہ میں لازمی ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ درجہ ثالثہ میں ہائیکنگ کا ایک ٹرپ لگایا جاتا ہے اور طلباء گلگت، ہنزہ، کاغان، چترال، کافرستان، اور نیلم ویلی، سیرن ویلی کے علاقوں کی سیاحت کرتے ہیں۔ درجہ رابعہ میں ایک تبلیغی دورہ لازمی ہوتا ہے اور طلباء مختلف دیہات میں جا کر تقاریر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ درجہ سادسہ کے طلباء "سنوفال" (برف باری) دیکھنے سردیوں میں مری جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں غیر ملکی طلباء کے لئے گرمیوں کی چھٹیوں میں مری وغیرہ جانے کا پروگرام بنایا جاتا ہے۔ اس دوران میں دو اساتذہ ان کے ساتھ ہوتے ہیں اور تفریح کے اس دوران میں بھی اردو زبان کی تدریس اور ترجمہ قرآن کریم کا درس جاری رہتا ہے۔

شاہد کی ڈگری

جامعہ احمدیہ کا انتظام دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کی نگرانی کرنے والے ادارے تحریک جدید کے ہاتھ میں ہے تحریک کی وکالت تعلیم اس کے اخراجات برداشت کرتی ہے۔ اگرچہ اخراجات میں سے نصف صدر انجمن احمدیہ کے ذمے ہیں۔ جب جامعہ کے طلباء درجہ خامسہ (ففتھ ائیر) کا امتحان پاس کر لیتے ہیں تو وکالت تعلیم کے تحت ان کا ایک جامع امتحان لیا جاتا ہے جو کہ جامعہ کی پڑھائی کے سارے نصاب پر محیط ہوتا ہے۔ یہ امتحان تحریری ہونے کے علاوہ زبانی بھی ہوتا ہے۔ اس امتحان میں کامیاب ہونے والے کو "شاہد" کی ڈگری دی جاتی ہے۔ یہ ڈگری گویا علم و فنون کے ایک لامتناہی سمندر کے ماہر ترین تیراک کی نشان دہی کرتی ہے۔

سٹوڈنٹس یونین

جامعہ احمدیہ کے طلباء کی ایک یونین بھی قائم ہے جس کا نام الجمعیۃ العلمیۃ ہے۔ اس کے رئیس (صدر) ایک استاد ہوتے ہیں۔ آج کل مکرم لئیق احمد صاحب طاہر جمعیۃ کے انچارج ہیں جبکہ اس کے نائب الرئیس (نائب صدر) طلباء کے ایک نمائندہ ہوتے ہیں جن کا تعلق درجہ خامسہ سے ہوتا ہے۔ اس یونین کا کام نہ تو درس گاہ میں کوئی ہڑتال کروانا ہے، نہ امتحان ملتوی کروانے اور ڈگریاں مفت لینے کا مطالبہ کرنا ہے اور تو اور اس یونین کے عہدیداروں کا کام الیکشن لڑنا بھی نہیں — لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ طلباء کے نمائندے نامزد ہوتے ہیں۔ جی نہیں۔ طلباء کا الیکشن تو ہوتا ہے مگر یہ الیکشن لڑا نہیں جاتا — تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ایک دن اچانک طلباء کو ہال میں جمع کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد طلباء سے نائب الرئیس کے عہدے کے لئے نام پیش کرنے کو کہا جاتا ہے کوئی طالب علم اپنا نام خود نہیں پیش کر سکتا اس کے بعد اسی ہال میں ہاتھ کھڑے کر کے ووٹ ڈلوائے جاتے ہیں، کسی ایسے طالب علم کا نام انتخاب کے لئے منظور نہیں کیا جاتا جس کی امتحان میں کمپارٹمنٹ آئی ہو۔ نہ پوسٹر بازی نہ لاؤڈ سپیکر نہ کنویسنگ نہ سر پھٹول۔ یہ ہے اس یونین کا انتخاب۔

الجمعیۃ العلمیۃ کے موجودہ نائب الرئیس مکرم محمد اکرم صاحب عمر ہیں۔ ان کی مجلس عاملہ میں الامین (سیکرٹری) نائب الامین، الاوّل اور الثانی اور مساعد التحریر شامل ہوتے ہیں۔ اس یونین کے بڑے بڑے کاموں میں ایک سالانہ مقابلہ تقاریر ہے جس میں فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ بھی شامل ہے۔ اس مقابلے میں تقریر کا موضوع مقرر کو سٹیج پر آنے کے بعد دیا جاتا ہے اور اسے اس موضوع پر ۳/۴ منٹ

تک تقریر کرنا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سال میں ایک سیمینار کا انعقاد ایک دلچسپ فنکشن ہے۔ اب تک مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ، یورپ انڈونیشیا اور اس سال امریکہ کے بارے میں سیمینار ہو چکے ہیں۔ انڈونیشیا کے سیمینار میں پاکستان میں مقیم انڈونیشی سفیر نے بھی شرکت کی تھی۔ اسی طرح امریکہ کے بارے میں سیمینار میں امریکی کونسلیٹ شامل ہوئے اور تقریر کی۔ یہ دلچسپ اور معلوماتی سیمینار ۳/۴ دن جاری رہتا ہے اس کے علاوہ آل ربوہ مقابلہ حسن قرأت، نعتیہ مشاعرہ اور غیر ملکی زبانوں میں نعتیہ مشاعرہ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہم نے نائب الرئیس محمد اکرم عمر صاحب سے دریافت کیا کہ آپ عام مشاعرہ کیوں نہیں کرواتے عمر صاحب نے جواب دیا کہ ہم کسی ایسی سرگرمی میں حصہ نہیں لیتے جس سے ہماری توجہ ہماری اصل منزل مقصود یعنی دین اسلام کی چار دانگ عالم میں اشاعت سے ہٹ جائے۔ اس کے علاوہ جمعیۃ (یونین) کی طرف سے ملک کے نامور علماء، سائنسدانوں ڈاکٹروں وغیرہ کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ تشریف لا کر طلباء سے خطاب کریں۔ ان ذی علم اصحاب میں محترم بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) وقیع الزمان بھی شامل تھے جنہوں نے BEOPOLITICS کے مضمون پر کئی پر مغز لیکچر دیئے۔ یونین کی طرف سے سال میں ایک بار دریا پر ایک تفریحی ٹرپ بھی ترتیب دیا جاتا ہے۔ بعض کتب بھی چھاپی جاتی ہیں۔ افسوس ہے کہ آج کل جامعہ کا مجلہ بعض مشکلات کی وجہ سے بند ہے۔ امید ہے کہ ارباب جامعہ اس قیمتی مجلے کو دوبارہ شروع کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے

لائبریری

جامعہ کی لائبریری ۱۵ ہزار سے زائد کتب پر مشتمل ہے۔ اس کے لئے روزانہ اخبارات اور غیر ملکی رسائل میں سے نیوز ویک، ٹروتھ العربی اور دیگر ملکی وغیر ملکی رسالے باقاعدگی سے آتے ہیں۔ لائبریری کے وسیع ہال میں چالیس پچاس طلباء کے بیٹھ کر ریسرچ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ اس کے علاوہ گرمیوں میں سکون سے پڑھائی کرنے کے لئے ڈیزرٹ کولر کے ذریعے ٹھنڈی ہوا فراہم کرنے کا بھی انتظام موجود ہے

☆

جامعہ کے غیر ملکی طلباء سے ایک ملاقات

احمد داؤد تنزانیہ کے باشندے ہیں۔ یہ ۱۹۷۴ء میں تعلیم حاصل کرنے پاکستان آئے۔ اس وقت درجہ ثانیہ پاس کر چکے ہیں۔ اردو لکھنا اور پڑھنا روانی سے جانتے ہیں۔ ان کے اساتذہ کا کہنا ہے کہ ان کا اردو ہینڈ رائٹنگ بہت سے پاکستانی طلباء سے بھی اچھا ہے۔ تنزانیہ میں انہوں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی تھی جس کو وہاں پر "فوم فور" کہتے ہیں۔ ان کے والد صاحب کا نام داؤد حسن ہے جنہوں نے ۱۹۶۲ء میں احمدیت قبول کی۔ ان کے والد صاحب نے تنزانیہ کے مسلمانوں کی جہالت دیکھ کر یہ چاہا کہ ان کا کوئی بیٹا اسلام کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرے۔ چنانچہ اپنے بیٹے احمد داؤد میں دین اسلام سیکھنے کا شوق دیکھ کر انہیں یہاں بھجوا دیا۔ ان کو پاکستان آئے ہوئے پانچ سال ہو چکے ہیں۔ ابھی تک ان کو واپس گھر جانے کا موقعہ نہیں ملا۔ ہم نے سوال کیا کہ آپ کو گھر یاد نہیں آتا۔ احمد داؤد فوراً بولے، جب ایک اعلیٰ مقصد سامنے ہو تو اس کو پانے کے لئے قربانی کرنی ہی پڑتی ہے۔ پھر ربوہ کا ماحول ایسا ہے کہ لوگ مجھے اپنا بیٹا یا اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور جب میں ربوہ سے باہر جاتا ہوں تو خود کو اتنا آزاد اور بے فکر محسوس نہیں کرتا۔ اس لئے جلد ربوہ واپس آنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس ماحول میں گھر کی یاد زیادہ تنگ نہیں کرتی۔

خیر الدین بروس

یہ انڈونیشیا کے علاقے شمالی سماٹرا سے تعلق رکھتے ہیں اور درجہ رابعہ میں پڑھتے ہیں۔ رواں دواں اردو بولتے ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں تعلیم حاصل کرنے آئے تھے۔ انہوں نے خود احمدیت کو قبول کیا ہے۔ اس کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ ایک دفعہ یہ اپنے ایک دوست کے ساتھ انڈونیشیا کے ایک بڑے شہر پاڈانگ میں پھر رہے تھے کہ ان کے دوست کو پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی مگر کوئی جگہ نہ مل سکی۔ آخر تلاش کرتے کرتے ایک جگہ ایک مسجد نظر آئی جس میں جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ خیر الدین صاحب نے اس سے پہلے جماعت احمدیہ کے بارے میں ایک مضمون پڑھا تھا جس میں بانیٔ جماعت احمدیہ کو نعوذ باللہ کافر اور دجال لکھا گیا تھا۔ چنانچہ ان کے دوست نے جب لیٹرین کی تلاش میں مسجد کے اندر جانا چاہا تو انہوں نے دوست کو روکا کہ اس مسجد میں نہ جاؤ۔ تم کو علم نہیں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ دوست بیچارہ پیشاب سے تنگ تھا۔ اس نے ایک نہ سنی اور مسجد میں داخل ہو گیا۔ خیر الدین صاحب باہر کھڑے رہے اور باہر کھڑے کھڑے خدا کے آسمانی تیروں کا شکار ہو گئے۔ ایک احمدی مکرم باگو وغزالی مسجد سے باہر آئے اور خیر الدین صاحب سے گفتگو شروع کی۔ یہ گفتگو اس تفصیلی تحقیق کا پیش خیمہ ثابت ہوئی جو کہ انہوں نے احمدیت کے بارے میں کی۔ آخر کافی تحقیق کے بعد جب ان کو ۱۹۷۱ء میں قبول حق کی سعادت ملی تو اس وقت یہ پاڈانگ پانجانگ کے کالج میں سیکنڈ ایئر کے طالب علم تھے۔ ایک دن ان کا وہی دوست ان کے کمرے میں آیا جس کے ہمراہ وہ حسن اتفاق سے احمدیہ مسجد کے باہر جا پہنچے تھے۔ اس نے احمدیہ لٹریچر دیکھا تو پوچھا۔ انہوں نے فوراً کہا کہ میں حق قبول کر چکا ہوں۔ اسی پر اس نے جھٹ کالج میں جا کر خیر الدین کے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ یہ سننا تھا کہ ان کے کمرے میں طلباء کا مجمع لگ گیا اور رات آٹھ بجے سے بارہ بجے تک گفتگو جاری رہی۔ قبول احمدیت کے بعد انہیں بہت نامساعد حالات سے دوچار ہونا پڑا اور آخر کار ان کو کالج سے نکال دیا گیا جہاں سے یہ جکارتہ چلے گئے اور مولانا محمد صادق صاحب سماٹری کے پاس جا کر علم دین حاصل کرتے رہے مگر ان کی عدیم الفرصتی کی وجہ سے ان کی تشفی نہ ہو سکی۔ آخر انہوں نے ربوہ درخواست بھیجی کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ دیا جائے آخر کار اس طرح سے یہ ربوہ کے مقدس ماحول میں آ گئے۔ ان کا کہنا ہے کہ ربوہ کا ماحول اتنا اچھا ہے کہ اس سے باہر جانے کو دل نہیں چاہتا یہاں پر پاکیزگی ہے۔ کوئی عورت بغیر برقعے کے نظر نہیں آتی۔ یہ نمونہ انڈونیشیا میں عنقا ہے۔

مرزوقی بروس

یہ خیر الدین بروس کے چھوٹے بھائی ہیں اور اپنے بھائی کی تبلیغ سے احمدی ہوئے ہیں۔ یہ ۱۹۷۷ء میں ربوہ آئے ہیں اور اس وقت فصل خاص میں پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۷۳ء میں بیعت کی۔ یہ انڈونیشیا کی مشنری کلاس میں ایک سال پڑھتے رہے ہیں اور اس کلاس میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے کی وجہ سے ان کو پاکستان آ کر جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میں اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اور اس سے اپنے انڈونیشی بھائیوں کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بھی ربوہ کے ماحول کے شیدائی ہیں اور کہتے ہیں کہ جب بھی کبھی ربوہ سے باہر جاؤں دل چاہتا ہے کہ فوراً واپس آ جاؤں

امام توحید

یہ بھی انڈونیشیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ سنٹرل جاوا کے باشندے ہیں۔ یہ بھی خود ۱۹۶۳ء میں احمدی ہوئے ہیں۔ یہ انڈونیشیا کی مشنری کلاس میں ایک سال تک پڑھ چکے ہیں۔ انڈونیشیا میں انہوں نے ایف۔اے تک تعلیم حاصل کی ہے۔ یہ ملازمت کی تلاش میں مارا مارا پھر رہے تھے کہ ان کو ایک احمدی جمیل عبدالرحمن کے گھر ٹھہرنے کا موقع ملا جہاں سے انہوں نے احمدیت کے بارے میں مطالعہ شروع کیا۔ انہوں نے بیعت کرنے کے بعد والدین کو خط لکھا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ اس پر والدین نے ان کو گھر بلایا اور احمدیت سے متنفر کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے تو انہیں گھر سے نکال دیا۔ امام توحید نے بتایا کہ ان کے والدین ابھی تک ناراض ہیں البتہ کبھی کبھار خط کا جواب دے دیتے ہیں اب قریباً ایک سال ہو گیا ہے خط کا جواب نہیں آیا۔ انہوں نے کہا میں جب بھی خط لکھتا ہوں اس میں والدین کو احمدیت کی تبلیغ کرتا ہوں۔ انہوں نے ربوہ کو امن کا شہر قرار دیا اور بتایا کہ یہ ان کا پسندیدہ شہر ہے۔ انہوں نے قارئین الفضل سے درخواست کی ہے کہ ان کے لئے دعا کریں کہ وہ کامیابی سے تعلیم حاصل کر سکیں اور خدا تعالیٰ ان کے والدین کو حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تصحیح

گزشتہ دنوں ایک کتاب "مقدس تحریریں" پر تبصرہ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں ملنے کا پتہ درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

"مقدس تحریریں۔ ملنے کا پتہ: شیخ نذیر احمد فیض۔ بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز اقصیٰ روڈ۔ ربوہ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدینِ کرام! تجنید فارم جلد از جلد پُر کروا کر ارسال کریں۔

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اِس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۱۱

مَیں سید احمد علی ولد سید ولی محمد صاحب مرحوم قوم سید پیشہ پنشنر عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۷۹ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

دو عدد پلاٹ ۱۲۰ و ۹۰ مربع گز مالیت -/۱۵۲۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد سید احمد علی
۲۶/۵۵۸ ڈرگ روڈ کینٹ بازار کراچی ۸۔

گواہ شد مرزا غلام محمد وصیت نمبر ۸۵۹۵ سیکرٹری مال ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد بشیر احمد وصیت نمبر ۱۳۷۸۷ ۲۶/۹۹-A کینٹ بازار ڈرگ روڈ کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۲۱۲

مَیں مبارکہ صدیق زوجہ حافظ محمد صدیق صاحب ارشد قوم روہیلہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷/۷۹ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے۔

۲۔ زیور طلائی ۸ تولہ ۹ ماشہ مالیت -/۸۷۵۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ مبارکہ صدیق زوجہ حافظ محمد صدیق صاحب۔ ایف بلاک کالج روڈ مسجد احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد حافظ محمد صدیق ولد

قریشی محمد شفیع صاحب (خاوند موصیہ)

گواہ شد حاکم علی وصیت نمبر ۱۱۰۴۸

امیر جماعتِ احمدیہ اوکاڑہ۔

روشن کاجل

آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر

اپنی تجارت کو فروغ دیجے

درخواستِ دُعا

۱۔ ۲۶ر جولائی کو یہ عاجز گوجرخان جانے کے لئے فیصل آباد سے گاڑی میں سوار ہوا۔ وزیر آباد میں گاڑی سے اُترا ہی تھا کہ گاڑی چل پڑی اور سامان گاڑی میں رہ گیا جس میں سے سائیکل تو مل گیا لیکن دیگر سامان جس میں تین چھوٹے بیگ، ایک کپڑوں اور کتابوں کی گٹھڑی اور چار عدد شجرہ نسب کے چارٹوں کا بنڈل باوجود بعد ازاں گوجرخاں جاکر تلاش کرنے کے نہیں مل سکے۔ اس سامان میں الفضل کا ایک فائل جس میں میرے سفروں کا پچاس سالہ ریکارڈ جمع ہے۔ پاسپورٹ اور مقدمات کے بارے میں ضروری کاغذات شامل ہیں جس میں سے سب سے زیادہ قیمتی چیز صحابہ کرام کے شجروں کا ریکارڈ ہے جو کہ اب نایاب ہے۔

احبابِ جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ جن احباب کو کوئی علم ہوسکے وہ درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں:۔

قریشی محمد حنیف قمر علوی سائیکل سیاح

معرفت رحمان پنساری سٹور سبزی منڈی گوجرخاں ضلع راولپنڈی

۲۔ میرا لڑکا عزیزم ارشد محمود اپنی دفتری ترقی کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اِس سلسلہ میں اس کی کامیابی کے لئے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار کریم الٰہی۔ گوجرانوالہ)

۳۔ میری بیٹی اور داماد کو اپنے بچوں کے ساتھ ساہیوال سے وہاڑی جاتے ہوئے چیچہ وطنی کے قریب حادثہ پیش آیا ہے جس سے میرے داماد عزیزم ڈاکٹر بشیر احمد آرتھوپیڈک سرجن پروفیسر قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کے بازو کی ہڈی تین جگہ سے ٹوٹی ہے اور سر پر چوٹ آئی ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(ملک محمود احمد خان۔ لاہور)

۴۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم محمود احمد فرید کی بارش میں گرنے کی وجہ سے بائیں بازو کی ہڈی ہاتھ کے قریب سے ٹوٹ گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اسے جلد سے جلد صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(سردار فضیل عمر ڈوگر۔ کماس براستہ رائے ونڈ ضلع لاہور)

۵۔ عزیزم چوہدری ناصر احمد سیکرٹری امور عامہ نواب شاہ سندھ کی سابقہ سالی کی بیماری عود کر آنے کی وجہ سے مرض پیچیدہ صورت اختیار کر گیا ہے۔ غالباً پھیپھڑوں میں پانی پڑ گیا ہے۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ اور مخلص احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور عزیز کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار چوہدری فرزند علی دارالرحمت غربی ربوہ)

۶۔ میری بچی جس کے چار چھوٹے چھوٹے بچے ہیں دل پر ٹیس اٹھنے سے بے ہوش ہو جاتی ہے اور بخار ہو جاتا ہے اس سے سخت پریشانی ہے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب سے عزیزہ کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار مرزا محمد لطیف۔ میرپور ماتھیلو۔ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ میں واقفین بھیجنے کی دوڑ میں ضلع سرگودھا اوّل رہا

غیر ممالک میں سے سب سے زیادہ واقفین انڈونیشیا نے بھیجے

جامعہ احمدیہ میں خدمت اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے والے مخلصین احمدیت داخلہ لیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہر ڈھائی سو چندہ دہندگان کی تعداد پر جماعتیں ایک واقفِ زندگی کو جامعہ میں تعلیم پانے کے لئے بھجوائیں۔ اس طرح سے گویا ہر سال مختلف اضلاع کے درمیان جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی بھجوانے کا ایک مقابلہ ہوتا ہے۔ واقفینِ زندگی تیار کرنا ایک مشکل کام ہے اس لئے جماعتیں خصوصی جدو جہد کرتی ہیں۔ گزشتہ دس سال (۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۹ء) کا ریکارڈ ظاہر کرتا ہے کہ اِس "ہرڈل ریس" میں ربوہ کو چھوڑ کر ضلع سرگودھا اوّل رہا ہے جس نے اس دس سالہ عرصہ میں ۳۴ واقفین زندگی جامعہ احمدیہ میں بھیجے۔ ضلع تھرپارکر دوم رہا جہاں سے اس عرصہ میں ۲۷ واقفینِ زندگی آئے۔ تیسری پوزیشن سیالکوٹ کو ملی جس نے دس سال میں ۲۶ واقفینِ زندگی پیدا کئے اور چوتھی پوزیشن فیصل آباد کو ملی جہاں سے ۲۴ واقفین جامعہ میں آئے۔ اس دس سال کے عرصہ میں کل ۳۳ غیر ملکی طلباء نے جامعہ میں داخلہ لیا جس میں انڈونیشیا کا ملک واقفینِ زندگی پیش کرنے کے لحاظ سے اوّل رہا جہاں سے ۱۲ واقفینِ جامعہ تشریف لائے۔ ہم نے اس فہرست میں ربوہ کو شامل نہیں کیا۔ ربوہ نے گزشتہ دس سال میں ۵۶ واقفین نے خود کو اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے پیش کیا۔ تمام اضلاع کی ترتیب وار فہرست یوں ہے۔ بریکٹ میں واقفینِ زندگی کی تعداد ہے جو گزشتہ دس سال میں جامعہ احمدیہ بھیجے گئے:۔

ربوہ (۵۶)، سرگودھا (۳۴)، تھرپارکر (۲۷)، سیالکوٹ (۲۶)، فیصل آباد (۲۴)، گجرات (۱۸) گوجرانوالہ (۱۳)، شیخوپورہ (۱۲)، لاہور (۱۲)، ساہیوال (۱۲)، بہاولنگر (۱۰)، ملتان (۹) جھنگ (۸)، نواب شاہ (۷)، حیدر آباد (۶)، کراچی (۶)، بہاولپور (۴)، مظفر گڑھ (۳)، ڈیرہ غازیخاں (۳)، راولپنڈی (۲)، رحیم یارخاں (۲)، خیرپور (۲)، سکھر جیکب آباد (۲)، لاڑکانہ (۲)، کیمبلپور (۱)، جہلم (۱)، پشاور (۱)، مردان (۱)، بلتستان (۱)، وہاڑی (۱)، آزاد کشمیر (۱)، اورہزارہ، میانوالی، سانگھڑ اور کوئٹہ صفر، غیر ممالک میں سے انڈونیشیا (۱۲)، مغربی افریقہ (۱۰)، بنگلہ دیش (۳)، ملائیشیا (۲)، ٹرینیڈاڈ (۲)، سیرالیون (۲)، ماریشس (۱)، فجی (۱)۔

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا سچا تعلق قائم کرنا، زبان اور دل دونوں میں خالص سچا اور حقیقی ایمان قائم کرنا اور تقویٰ کی تمام راہوں کو اختیار کرنا ہے۔

ان شرائط پر عمل کرنے سے خدا تعالیٰ کے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔ جن میں کثرت کے ساتھ خدائی نعمتوں والے باغات ملیں گے جن میں مومن ہمیشہ رہیں گے، فرشتوں کا نزول ہوگا، جو کہ انسان کو بشارتیں دیں گے، ہر خوف سے نجات دی جائے گی اور پچھلی غلطیوں کو معاف کیا جائے گا، ایسی جنتیں ملیں گی جن کی افادیت کبھی ختم نہ ہوگی، اس میں داخل ہونے والے ابدی زندگی پائیں گے، ان کی پاکیزگی بھی سدا قائم رہے گی اور ان کو ملنے والا خدا تعالےٰ کا پیار بھی بڑھتا چلا چلا جائے گا، ان جنتوں کا پانی کبھی نہ سڑنے والا ہوگا اور دودھ اور شہد کبھی خراب نہ ہونے والا ہوگا، بشاشت پیدا کرنے والے لذیذ مشروبات میسر ہوں گے اور دنیا میں کئے گئے نیک عملوں کی جزاء اور بھول چوک کی مغفرت ملتی رہے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے آخر میں دعا فرمائی کہ خدا تعالےٰ اس مہینہ میں جس کا قرآن کریم کی تلاوت سے بھی خصوصی تعلق ہے ہمیں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے اور قرآن کریم کی پاک، مطہر اور عظیم تعلیم کا پیار اپنے دلوں میں قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے مطابق ہمیں زندگیاں گزارنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

یہ بھی آپ کی دعاؤں کے حقدار ہیں

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

قبولیتِ دعا کے ان مبارک ایام میں جہاں آپ ترقیٔ اسلام کے لئے، اپنے اہل و عیال اور احباب کے لئے دعائیں کریں گے وہاں ان بھائیوں اور بہنوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو اپنے اخراجات میں کمی کر کے اشاعتِ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر چندہ دیتے ہیں۔ اور ان ننھے مجاہدوں کو بھی یاد رکھیں جو اپنے معصوم دلوں میں خدا کی محبت لئے اپنے جیب خرچ سے کچھ بچا کر غلبۂ اسلام کے لئے چندہ دیتے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قائدین علاقہ و اضلاع و مجالس!

شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے تجاویز جلد از جلد ارسال فرمائیں آخری تاریخ ۵ر ستمبر ہے۔

(معتمد مرکزیہ)

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئرکنڈیشنڈ)

اور

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئرکنڈیشنڈ)

پراپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن (گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور پر تشریف لائیں

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

درخواست دعا

خاکسار کی بیٹی سعیدہ بیگم اسلام آباد میں معدہ کے السر کی وجہ سے اور دوسری بیٹی امۃ العزیز لاہور میں بعارضہ قلب بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ شافیٔ مطلق ہر دو کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔

(نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴